بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
فون نمبر ٩٤
رجسٹرڈ ایل نمبر ٥٢٥٢
اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ عَلَیْکَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّکَ اِلٰی مَعَادٍ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

# روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

یوم سہ شنبہ
ایڈیٹر روشن دین تنویر
قیمت فی پرچہ ١٢ پیسے

| جلد ٥٤/١٩ | ٧ تبوک ١٣٤٤ ہش ۔ ٩ جمادی الاول ١٣٨٥ھ ۔ ٧ ستمبر ١٩٦٥ء | نمبر ٢٠٣ |
|---|---|---|

## سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

### کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ٦ ستمبر بوقت ½٨ بجے صبح

پرسوں دن کو اور رات کو بے چینی رہی اور دوائی سے نیند آئی کل

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر رہی۔ اِس وقت بھی طبیعت اچھی ہے۔

احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کیلئے خاص توجہ و التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

## ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

# خدا تعالیٰ کے ساتھ سچا تعلق پیدا کرو اور اُسی کو مقدم کرلو

## آنحضرت صلعم کی پاک جماعت کو ایک نمونہ سمجھو اور ان کے نقشِ قدم پر چلو

"یقیناً سمجھو کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ لوگ پیارے نہیں ہیں۔ جن کی پوشاکیں عمدہ ہوں اور وہ بڑے دولت مند اور خوش خور ہوں بلکہ خدا تعالیٰ کے نزدیک وہ پیارے ہیں جو دین کو دنیا پر مقدم کر لیتے ہیں اور خالص خدا ہی کے لئے ہو جاتے ہیں۔ پس تم اِس امر کی طرف توجہ کرو نہ پہلے امر کی طرف۔ اگر میں جماعت کی موجودہ حالت پر ہی نظر کروں تو مجھے بہت غم ہوتا ہے کہ ابھی بہت ہی کمزور حالت ہے اور بہت سے مراحل باقی ہیں جو اس نے طے کرنے ہیں۔ لیکن جب اللہ تعالیٰ کے وعدوں پر نظر کرتا ہوں جو اس نے مجھ سے کئے ہیں تو میرا غم امید سے بدل جاتا ہے۔ منجملہ اس کے وعدوں کے ایک یہ بھی ہے جو فرمایا۔

وَجَاعِلُ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْکَ فَوْقَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ

یہ تو سچ ہے کہ وہ میرے متبعین کو میرے منکروں اور میرے مخالفوں پر غلبہ دے گا لیکن غور طلب بات یہ ہے کہ متبعین میں ہر شخص محض میرے ہاتھ پر بیعت کرنے سے داخل نہیں ہو سکتا۔ جب تک اپنے اندر وہ اتباع کی پوری کیفیت پیدا نہیں کرتا متبعین میں داخل نہیں ہو سکتا۔ پوری پوری پیروی جب تک نہیں کرتا ایسی پیروی کہ گویا اطاعت میں فنا ہو جائے اور نقشِ قدم پر چلے اُس وقت تک اتباع کا لفظ صادق نہیں آتا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے ایسی جماعت میرے لئے مقدر کی ہے جو میری اطاعت میں فنا ہو اور پورے طور پر میری اتباع کرنے والی ہو۔ اس سے مجھے تسلّی ملتی اور میرا غم امید سے بدل جاتا ہے۔ مجھے اس بات کا غم نہیں کہ ایسی جماعت نہ ہوگی۔ نہیں جماعت ضرور ہوگی اس لئے کہ خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے کہ ایسے لوگ ضرور ہوں گے۔ مگر غم اس بات کا ہے کہ ابھی جماعت کچی ہے اور پیغام موت آ رہا ہے۔ گویا جماعت کی حالت اس بچہ کی سی ہے۔ جس نے ابھی دو چار روز دودھ پیا ہو اور اس کی ماں مر جائے۔ بہرحال خدا تعالیٰ کے وعدوں پر میری نظر ہے اور وہ خدا ہی ہے جو میری تسکین اور تسلی کا باعث ہے۔ ایسی حالت میں کہ جماعت کمزور اور بہت کچھ تربیت کی محتاج ہے۔ یہ ضروری امر ہے کہ میں تمہیں توجہ دلاؤں کہ تم خدا تعالیٰ کے ساتھ سچا تعلق پیدا کرو اور اسی کو مقدم کرلو اور اپنے لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پاک جماعت کو ایک نمونہ سمجھو ان کے نقشِ قدم پر چلیں۔"

(ملفوظات جلد ہشتم ص٢٩٨ تا ٣٠٠)

## اخبار احمدیہ

● لاہور (بذریعہ فون) ٥ ستمبر بوقت ٨ بجے شب

حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ کمزوری تا حال بہت ہے۔ بخار کبھی کبھی ہو جاتا ہے۔ خون میں ابھی انفیکشن باقی ہے۔ طبیعت پوری طرح بحال نہیں ہوئی ۔۔۔ احبابِ جماعت خاص توجہ، درد اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ موصوفہ کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

● ربوہ ٦ ستمبر۔ مبلغ یوگنڈا (مشرقی افریقہ) مکرم مولوی عبدالکریم صاحب شرما وہاں ٨ سال تک فریضۂ تبلیغ ادا کرنے کے بعد کل مورخہ ٥ ستمبر بروز اتوار چناب ایکسپریس سے ربوہ واپس تشریف لائے۔ اہلِ ربوہ نے کثیر تعداد میں ریلوے اسٹیشن پر پہنچ کر آپ کو نہایت پُرخلوص طور پر خوش آمدید کہا۔ احباب نے آپ کو بکثرت پھولوں کے ہار پہنائے اور مصافحہ و معانقہ کرکے کامیاب مراجعت پر مبارکباد پیش کی۔ احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کا مرکزِ سلسلہ میں واپس تشریف لانا مبارک کرے اور آپ کو خدمتِ دین اور خدمتِ سلسلہ کی بیش از بیش توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

● انشاء اللہ العزیز شعبہ صحتِ جسمانی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ کی طرف سے دوسرا آل پاکستان کبڈی ٹورنامنٹ مورخہ ٢٩، ٣٠ ستمبر اور یکم اکتوبر ١٩٦٥ء کو ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ اِس سلسلہ میں ربوہ کی مرکزی ٹیم کی تشکیل کے لئے کبڈی کے کھلاڑی خصوصاً "جاپھی" فوری طور پر ربوہ آکر خاکسار کو ملیں ایسے تمام کھلاڑیوں سے درخواست ہے کہ اپنی آمد کی اطلاع بذریعہ تار دیں کہ وہ کب تک ربوہ پہنچ رہے ہیں۔

(مرزا طاہر احمد مہتمم شعبہ ورزش و صحت جسمانی خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

مسعود احمد بشیر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۷ ستمبر ۱۹۶۵ء

# غیر مبایعین کا طریق دیانت پر مبنی نہیں ہے

ہمارے غیر مبایعین دوست استعارہ اور مجاز کا بہت ذکر کرتے رہتے ہیں۔ بیشک سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے امتی نبوت کے متعلق ظلی اور بروزی کے بھی الفاظ استعمال فرمائے ہیں۔ مگر چونکہ ہمارے یہ دوست استعارہ کے معنی "کچھ نہیں" کے لیتے ہیں۔ اس لئے ان کو امتی نبی کے سمجھنے میں غلطی لگتی ہے یا یوں کہیے کہ سمجھنا نہیں چاہتے۔

مستعار کے معنے کسی چیز کے عاریتاً لینے کے ہیں۔ مثلاً اگر کوئی شخص اپنے ہمسائے سے موٹر کار عاریۃً لے۔ تو کہا جائے گا کہ اس نے موٹر مستعار لی ہے۔ اس کے یہ معنے نہیں کہ موٹر کار کا وجود ہی نہیں۔ اور اگر ہمسائے کے پاس موٹر نہ ہو۔ تو وہ موٹر عاریۃً نہیں دے سکتا۔ یا اگر وہ اپنی موٹر واپس لینا چاہے تو واپس لے سکتا ہے بہرحال موٹر کار کا ایک وجود ضرور ہے۔ ورنہ مستعار لینے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اب اسی بات کو دوسری طرح سمجھنے کی کوشش کی جائے تو یوں سمجھیئے کہ سورج کی روشنی چاند پر پڑتی ہے۔ تو وہی روشنی ہو کر آگے نور بھیجتا ہے۔ یا مصفا سطح پر جیسا کہ مثلاً آئینہ ہے روشنی پڑتی ہے تو منعکس ہو جاتی ہے۔ اب یہ کہنا کہ چونکہ چاند کی روشنی معکوس ہو کر آتی ہے۔ یا آئینہ میں معکوس ہو کر آتی ہے۔ یہ روشنی ہی نہیں۔ کس طرح درست ہو سکتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی "ختم نبوت" ایک آفتاب ہے مجددین کے آئینۂ دل پر وہ روشنی پڑتی ہے۔ یعنی نور نبوت۔ ان کے ذریعہ معکوس ہو کر لوگوں کو ملتا ہے۔ اب یہ کہنا کہ یہ نور نبوت نہیں ہے۔ کس طرح درست ہو سکتا ہے۔ جیسا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تشریح کی ہے پہلے تیرہ سو سال میں ایسے لوگوں کو نبی کہنا اس لئے درست نہیں تھا کہ امت خاتم النبیین کے تصور پر نادانستہ طور پر ضرب لگتی تھی۔ اور امتی نبوت کو نبوت بلا واسطہ مستقلہ سے گڈمڈ ہو جانے کا خطرہ تھا۔ مگر اب دو وجہ سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو "نبی" کے نام سے پکارنا جائز ہے۔

(۱) اول یہ ہے کہ اب نبوت بلا واسطہ مستقلہ سے گڈمڈ ہونے کا خطرہ بہت کم ہو گیا ہے۔

(۲) سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایسے زمانہ میں مبعوث ہوتے ہیں۔ جب شیطان اپنے پورے لشکروں کو میدان میں لے آیا ہے۔ اس لئے مقابلہ کے لئے پورے زور کی ضرورت تھی۔ جیسا کہ آپؑ نے فرمایا ہے۔

داد آں جام را مرا بہ تمام

اب رسالہ "ایک غلطی کے ازالہ" کے مندرجہ ذیل حوالہ پر غور فرمائیں۔

"جس جس جگہ میں نے نبوت یا رسالت سے انکار کیا ہے۔ صرف ان معنوں سے کیا ہے کہ میں مستقل طور پر کوئی شریعت لانے والا نہیں ہوں۔ اور نہ میں مستقل طور پر نبی ہوں۔ مگر ان معنوں سے کہ میں نے اپنے رسول مقتدا سے باطنی فیوض حاصل کر کے اور اپنے لئے اس کا نام پا کر اس کے واسطہ سے خدا کی طرف سے علم غیب پایا ہے رسول اور نبی ہوں۔ مگر بغیر کسی جدید شریعت کے اور اس طور کا نبی کہلانے سے میں نے کبھی انکار نہیں کیا۔ بلکہ انہی معنوں سے خدا نے مجھے نبی اور رسول کر کے پکارا ہے۔ سو اب بھی میں ان معنوں سے نبی اور رسول ہونے سے انکار نہیں کرتا۔ اور میرا یہ قول "من نیستم رسول و نیاوردہ ام کتاب" اس کے معنی صرف اس قدر ہیں کہ میں صاحب شریعت نہیں ہوں۔ ہاں یہ بات ضرور یاد رکھنی چاہیئے۔ اور ہرگز فراموش نہیں کرنی چاہیئے کہ میں باوجود نبی اور رسول کے لفظ سے پکارے جانے کے خدا کی طرف سے اطلاع دیا گیا ہوں۔ کہ یہ تمام فیوض بلا واسطہ میرے پر نہیں ہیں بلکہ آسمان پر ایک پاک وجود ہے جس کا روحانی افاضہ میرے شامل حال ہے۔ یعنی محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم۔ اس واسطہ کو ملحوظ رکھ کر اور اس میں ہو کر اور اس کے نام محمد اور احمد سے مسمّٰی ہو کر میں رسول بھی ہوں اور نبی بھی ہوں۔ یعنی بھیجا گیا بھی اور خدا سے غیب کی خبریں پانے والا بھی۔ اور اس طور سے خاتم النبیین کی مہر محفوظ رہی کیونکہ میں نے انعکاسی اور ظلی طور پر محبت کے آئینہ کے ذریعہ سے وہی نام پایا۔ یا اگر کوئی شخص اس وحی الٰہی پر ناراض ہو کہ کیوں خدا تعالیٰ نے میرا نام نبی اور رسول رکھا ہے۔ تو اس کی حماقت ہے کیونکہ میرے نبی اور رسول ہونے سے خدا کی مہر نہیں ٹوٹتی۔" (ایک غلطی کا ازالہ صفحہ ۱۰۔۹ بار اول ۱۹۰۱ء)

ہم اپنے دوستوں غیر مبایعین سے پوچھتے ہیں کہ آپ جو ہر وقت یہ رٹ لگائے رکھتے ہیں کہ:

"یہ تو قادیانی جماعت ہی ہے جنہوں نے بمصداق پیراں نمے پرند مریداں مے پرانند ان کو مجددیت سے اٹھا کر نبوت کے منصب پر کھڑا کر دیا۔"
(پیغام صلح ۲۹ ؍ ۸ ؍ ۶۵ صفحہ ۳)

کیا آپ کا یہ طریق دیانت داری کے خلاف نہیں ہے؟ جماعت احمدیہ نے آپ کو منصب نبوت پر کھڑا نہیں کیا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے کھڑا کیا ہے۔ البتہ یہ درست ہے کہ چونکہ شروع میں یہ خطرہ ہے کہ لوگ اس نبوت کو بلا واسطہ مستقلہ نبوت سے خلط ملط نہ کر دیں۔ عام طور پر اس کا استعمال نہیں کرنا چاہیئے۔ جیسا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وضاحت کر دی ہوئی ہے۔ لیکن جب آپ کا مقام معرض بحث میں آئے۔ اس وقت یہ کہنا کہ حاشا وکلا آپؑ کو نبوت کے ادعا کے ساتھ قطعاً کوئی تعلق نہیں۔ اور کہ احمدیوں نے آپ کو اس منصب پر کھڑا کیا ہے۔ نہایت ہی دسیسہ کارانہ طریق کار ہے۔ (باقی)

## زبانِ اُردو

جس قدر ہوتے ہیں وہ دشمنِ جانِ اُردو
اور بھی بڑھتا ہے وسعت میں جہانِ اُردو

ہوتی ہے ٹوکیو سے مصر سے لندن سے یہ نشر
نقش ہر ولو پہ ہے نام و نشانِ اُردو

جمع ہیں مشرق و مغرب کی زبانیں اس میں
سب زبانوں کا خلاصہ ہے زبانِ اُردو

ہم نے ہندی کے ہوا خواہ بہت دیکھے ہیں
جن پہ ہو سکتا نہیں یوں تو گمانِ اُردو

ہوتا ہے ہندی میں تقریر کا پہلا فقرہ
موجزن ہوتا ہے پھر سیلِ روانِ اُردو

کس لئے پڑتی جگہ کوئی "پرنتو" بولے
مختصر جبکہ ہے اندازِ بیانِ اُردو

جوہری علم و ہنر کا کوئی خالی نہ رہا
پُر ہے لفظوں کے جواہرات سے کانِ اُردو

اپنے نزدیک یہ بولی بھی تو الہامی ہے
ورنہ تنویر ہے کیوں زمزمہ خوانِ اُردو

# امام مہدی کے بارہ میں اسلامی لٹریچر کی ایک پیشگوئی

اور

# اس کا ظہور

(از مکرم محمد اسد اللہ صاحب قریشی مربی سلسلہ)

۱۹۶۲ء میں خاکسار آزاد کشمیر کے تبلیغی دورہ پر گیا۔ وادی نیلم کے ایک گاؤں دواڑ نامی میں ایک گھر سے مجھے چند شکستہ۔ کرم خوردہ اور بوسیدہ اوراق مل گئے۔ جو کتاب کے آخری اوراق تھے اس کے ابتدائی اوراق غائب تھے۔ آخری اوراق پر کتاب کا نام "ارشاد الطالبین" لکھا ہوا تھا مگر ابتدائی اوراق نہ ہونے کی وجہ سے مصنف کا پتہ نہ چلتا تھا۔

ان آخری اوراق میں امام مہدی کے ظہور کے باب میں لکھا تھا کہ اہل سنت والجماعت کا عقیدہ بخلاف شیعوں کے یہ ہے کہ

"امام مہدیؑ کے والدین ہندوستانی ہوں گے اور ان سے ملک ہند میں امام مہدی علیہ السلام پیدا ہوں گے۔ امام محمد مہدیؑ کے والد کا نام عبد اللہ اور ماں کا نام آمنہ ہوگا۔"

اس حوالہ کے دستیاب ہونے کے بعد مجھے تلاش تھی کہ مکمل کتاب دستیاب ہو۔ ۱۹۶۳ء میں ضلع ہزارہ کے تبلیغی دورہ کے دوران مجھے یہ کتاب مکمل صورت میں ایک غیر از جماعت دوست مولوی سمیع اللہ جان صاحب مدرس گورنمنٹ ہائی سکول بٹل (ہزارہ) سے برائے مطالعہ مل گئی۔

"ارشاد الطالبین" نامی کتاب فارسی زبان میں حضرت اخوند درویزہ ننگرہاری (صوبہ سرحد) رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف ہے جو بڑے سائز کے ساڑھے پانچ سو صفحات پر پھیلی ہوئی ہے۔ کتاب میں چار بڑے باب اور ایک خاتمۃ الکتاب ہے۔ پشاور سرکاری کتب خانہ میں بھی یہ کتاب موجود ہے۔

حضرت اخوند درویزہ رحمۃ اللہ علیہ علاقہ سرحد کے مشہور بزرگ ہیں اور عوام و خواص میں ان کا نام ادب و عزت سے لیا جاتا ہے اس تصنیف کے علاوہ ان کی ایک اور تصنیف "تذکرۃ الابرار والاشرار" کے نام سے ۲۳۵ صفحات پر مشتمل ہے اور پشاور کی سرکاری لائبریری میں موجود ہے۔ ان کی ایک اور کتاب علم تصوف ہے۔ ارشاد المریدین بھی ہے اور ایک کتاب مخزن الاسلام پشتو زبان میں بھی ہے جسے آپ کے لڑکے نے آپکی وفات کے بعد مکمل کیا۔

اخوند درویزہ رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۹۵۶ء میں اور وفات ۱۰۴۸ء میں ہوئی۔ (دیکھو "تذکرہ علماء و مشائخ سرحد" از فقیر محمد امیر شاہ قادری مطبوعہ عظیم پبلشنگ ہاؤس خیبر بازار پشاور ۱۳۸۳ھ صفحہ ۳۲)

## امام مہدیؑ کے ہندوستانی والدین

حضرت اخوند درویزہ رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ارشاد الطالبین میں امام محمد مہدیؑ کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:-

بداں ای فرزند! کہ نزدیک اہل سنت و جماعت آنست کہ شخصے باشد در ولایت ہند عبد اللہ نام و نام مستورہ اش آمنہ باشد او فرزند تولد شود نام او محمد باشد ...... اما نزدیک روافض ایں امام مہدی فرزند امام حسن عسکری است و در غار آمدہ تیر ہا راست میکند ..... نزد اہل حق ایں افتراست'

(ارشاد الطالبین فارسی صفحہ ۲۴۳ و صفحہ ۲۴۴)

ترجمہ:- اے بیٹے! جان لے کہ اہل سنت و جماعت کا عقیدہ یہ ہے کہ ملک ہند میں ایک شخص ہوگا جس کا نام عبد اللہ ہوگا اور اسکی بیوی کا نام آمنہ (آمنہ ناقل) ہوگا۔ اس سے اس کا فرزند پیدا ہوگا جس کا نام محمد ہوگا ... مگر روافض کا عقیدہ ہے کہ یہ امام مہدی حسن عسکری کا بیٹا ہے جو غار میں تیروں کو درست کر رہا ہے ...... اہل حق کے نزدیک یہ افتراء ہے!"

اس عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت اخوند درویزہ رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ میں جو کہ دسویں اور گیارھویں صدی کا زمانہ تھا شیعوں کے برخلاف اہل سنت و جماعت کا عقیدہ یہ تھا کہ امام مہدی کے والدین ہندوستان سے ہونگے یعنی حضرت امام مہدی علیہ السلام ہندوستان میں پیدا ہوں گے۔

اس عبارت سے اس خیال کی بھی تغلیط ہوتی ہے کہ عبد اللہ اور آمنہ عرب میں ہونگے اور وہاں سے امام مہدیؑ پیدا ہوں گے۔

رہا یہ کہ امام مہدی علیہ السلام کے والدین کا نام عبد اللہ اور آمنہ کیسے ہوگا؟ سو اگرچہ اس بارہ میں کوئی صحیح روایت موجود نہیں۔ صرف روایات سے استنباط کیا گیا ہے مگر تاہم اگر ایسی صحیح و صریح روایت موجود ہو تو یہ صفاتی نام ہی قرار دئے جا سکتے ہیں جس کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک امام مہدیؑ کے والد کو عبد اللہ یعنی "خدا کا بندہ" اور ان کی والدہ کو آمنہ یعنی "دیانت و امانت دار" قرار دیا گیا ہے۔ کیونکہ پیشگوئیوں میں عموماً نام صفاتی ہی ہوتے ہیں جس طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا نام بائیبل میں فارقلیط آیا ہے حالانکہ آپؐ کا ذاتی نام فارقلیط نہ تھا بلکہ محمدؐ تھا اور اہل کتاب اب تک حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو نہیں مانتے اور کہتے ہیں کہ ہماری کتب میں آنے والے پیغمبر کا نام فارقلیط آیا ہے محمد نہیں آیا۔ گو وہ یہ بھی سمجھتے ہیں کہ فارقلیط کے معنی وہی ہیں جو محمد کے ہیں یعنی "جس کی تعریف کی جائے"! اور معنوں کے لحاظ سے آپؐ ہی فارقلیط ٹھہرتے ہیں مگر اہل کتاب لفظ پرستی کی وجہ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت و نبوت کا انکار کر رہے ہیں۔

دنیا کی زبانوں میں ایسے محاورے پائے جاتے ہیں کہ دو مشترک یا مشابہ صفات رکھنے والوں کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ "یہ تو ایک ہی ماں باپ کے معلوم ہوتے ہیں" سو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دراصل یہ فرما کر کہ "مہدی کے ماں باپ کا نام میرے ماں باپ کا نام ہوگا" ایک لطیف پیرایہ میں بیان فرمایا ہے کہ مہدیؑ مجھ سے اخلاق و سیرت کے لحاظ سے ایسی شدید مشابہت رکھتا ہوگا کہ گویا ہم ایک ہی ماں باپ سے پیدا ہوئے ہیں۔ یا یوں سمجھئے کہ آپؐ نے اس طرف اشارہ کیا ہے کہ مہدی مجھ سے ایسی شدید مشابہت رکھنے والا ہوگا گویا کہ خود میں ہی دوبارہ پیدا ہوں گا اور اس مفہوم کی تائید دوسری روایات سے بھی ہوتی ہے جن میں آپؐ نے فرمایا ہے کہ مہدی خُلق و سیرت میں مجھ سے شدید مشابہت رکھتا ہوگا۔ ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ "مہدی خَلق میں مجھ سے مشابہ نہ ہوگا خُلق میں مجھ سے مشابہ ہوگا"! اور بعض روایات میں ہے کہ "مہدی کے ماں باپ میرے ماں باپ کے مشابہ ہوں گے"! ان سب روایات کا خلاصہ یہی نکلتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مُراد یہی تھی کہ مہدی میرے ساتھ خُلق و سیرت میں شدید مشابہت رکھتا ہوگا یہ مراد نہ تھی کہ ظاہر میں بھی امام مہدی کے والدین کا نام عبد اللہ اور آمنہ ہوں گے۔

علماء اور بزرگانِ امت کے ہاں مسلّم ہے کہ امام مہدی علیہ السلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بروز ہوں گے یعنی آپؐ کی روحانیت اور آپؐ کے رنگ میں رنگین ہوں گے اور مہدیؑ کی آمد خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہی کی روحانی اور بروزی رنگ میں بعثت ہے جو آخری زمانہ میں ہوگی۔ اس لحاظ سے بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے والدین اور امام مہدی علیہ السلام کے والدین میں بروزی رنگ میں مشابہت ثابت ہے۔

## امام مہدیؑ کی بعثت ملک ہند میں

سو جیسا کہ مذکورہ پیشگوئی میں بتایا گیا ہے کہ امام مہدی علیہ السلام ہندی والدین سے ملک ہند میں پیدا ہوں گے اس کے عین مطابق امام مہدی علیہ السلام ہندی والدین سے ملکِ ہند میں پیدا ہو چکے ہیں جن کا نام حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام ہے جو کہ ہندوستان کی بستی "قادیان" سے مبعوث ہوئے ان کے علاوہ کوئی دوسرا شخص مہدی و مسیح کی حیثیت سے دنیا بھر میں ظاہر نہیں ہوا وہی واحد شخصیت تھی جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور بزرگانِ سلف کی پیشگوئیوں کے مطابق عین وقت اور ضرورت پر ظاہر ہوئی۔

پس یہ پیشگوئی کہ "امام مہدی علیہ السلام ہندی والدین سے ملکِ ہند میں پیدا ہوں گے"! حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کے وجود میں پوری ہو چکی ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک مبارک وہ جو قبول کرے۔

محمد اسد اللہ قریشی

مربی سلسلہ

# شذرات

شیخ خورشید احمد

## سرحدی علاقوں میں فرقہ دارانہ منافرت

امروز لاہور میں مندرجہ ذیل مراسلہ شائع ہوا ہے:-

### فرقہ دارانہ منافرت

"مکرمی! تسلیم۔ ہم اہالیانِ قصور آپ کی وساطت سے جناب صدرِ پاکستان کی توجہ قصور کے بعض علماء کی طرف مبذول کرانا چاہتے ہیں جن کی وجہ سے یہاں آئے دن فرقہ دارانہ فسادات یا ایک دوسرے کے اکابر پر کفر کے فتوے اور تبرا بازی کی وبا پھیل رہی ہے اس طرح تمام فرقوں کے مسلمانوں کے دل مجروح ہوتے ہیں اور آپس میں اختلاف اس حد تک پیدا ہو گئے ہیں کہ وہ ایک دوسرے کو حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں چونکہ ہمارا قصور شہر سرحد کے قریب ہے اس لئے یہاں ایسی فضا بہت زیادہ نقصان دہ ثابت ہو گی۔۔۔۔ اہالیانِ قصور کی طرف سے صدرِ پاکستان سے اپیل ہے کہ اس طرف خاص توجہ فرما کر ہمیں آئے دن کے ان جھگڑوں سے نجات دلائیں۔

محمد اقبال قصوری"

(امروز ۱۹ اگست ۶۵ء)

فرقہ دارانہ منافرت پھیلانا ہر حالت میں ہی ایک مذموم فعل ہے جو قومی اتحاد اور ملکی استحکام کے لئے زہرِ ہلاہل سے کم نہیں لیکن موجودہ نازک اور ہنگامی حالات میں سرحدی مقامات پر ایسی شر انگیز حرکات کا ارتکاب تو حد درجہ قابلِ اعتراض ہے فرقہ دارانہ منافرت پھیلانے والے لوگوں کی نقل و حرکت اور انکے پراپیگنڈے کا اگر بنظرِ غائر مطالعہ کیا جائے تو دو باتیں اور بھی ایسی ہیں جو واضح اور نمایاں نظر آئیں گی۔ اوّل یہ کہ فرقہ دارانہ منافرت پھیلانے والے طبقہ میں اکثر وہ لوگ پیش پیش ہیں جو قائدِ اعظم کی اور قیامِ پاکستان کی مخالفت کرتے رہے ہیں اور دوسرے یہ کہ جب بھی سرحدوں پر حالات خراب ہوں اور ہمسایہ ملک سے پاکستان کے تعلقات نازک صورت اختیار کر جائیں تو ان لوگوں کی سرگرمیاں "تبلیغی کانفرنسوں" کی آڑ میں تیز سے تیز تر ہو جاتی ہیں۔

## شرائطِ بیعت

ایک صاحب نے "تبلیغ اور زرِ مبادلہ" کے زیرِ عنوان اخبارات میں یہ تجویز پیش کی ہے کہ:-

"اخبارات میں ان دنوں ایک جماعت کو زرِ مبادلہ دینے پر بحث ہو رہی ہے اس جماعت کو تبلیغِ اسلام کیلئے زرِ مبادلہ فراہم کرنے کے خلاف بہت سے علماء نے آواز بلند کی ہے علماء نے دعوےٰ کیا ہے کہ اس جماعت کے مبلغین بیرونی ممالک میں اس اسلام کی تبلیغ نہیں کرتے جو آج سے چودہ سو برس قبل حضرت سرورِ کائنات خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا تھا بلکہ اس دین کی اشاعت کرتے ہیں جو اسلام کو نقصان پہنچانے کے لئے اس جماعت کے اکابر نے دنیا کے سامنے پیش کیا ہے۔

میرے خیال میں اس مسئلہ کا حل یوں ہو سکتا ہے کہ جماعت مذکور کا کوئی فرد اپنے ہاں کی شرائطِ بیعت ان اخبارات میں شائع کرا دے تاکہ عوام کے سامنے صحیح پوزیشن آ جائے"۔

(امروز ۱۹۔ اگست ۶۵ء)

جماعتِ احمدیہ میں داخل ہونے کے لئے جو شرائطِ بیعت اس جماعت کے مقدس بانی علیہ السلام نے تحریر فرمائی ہیں، وہ مراسلہ نگار کی تجویز کے مطابق ہم درج ذیل کرتے ہیں۔

شرائطِ بیعت تحریر فرمودہ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہؑ

"اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے۔ شرک سے مجتنب رہے گا۔

دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہ ہو گا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔

سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسولؐ کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجّد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روز اپنا وِرد بنائے گا۔

چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دے گا نہ زبان سے۔ نہ ہاتھ سے۔ نہ کسی اور طرح سے۔

پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عُسر اور یُسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا۔ بہر حالت راضی بقضاء ہو گا اور ہر ایک ذلّت اور دُکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیرے گا بلکہ قدم آگے بڑھائے گا۔

ششم یہ کہ اتّباعِ رسم اور متابعت ہوا وہوس سے باز آ جائے گا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلّی اپنے اوپر قبول کرے گا۔ اور قال اللہ و قال الرسولؐ کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔

ہفتم یہ کہ تکبّر اور نخوت کو بکلّی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی سے زندگی بسر کریگا۔

ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔

نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا۔ اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔

دہم یہ کہ اس عاجز سے عقدِ اخوّت محض للہ باقرار در طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقتِ مرگ قائم رہیگا اور اس عقدِ اخوّت میں ایسا اعلےٰ درجہ کا ہو گا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو"۔

(اشتہار تکمیل تبلیغ ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء)

یہ ہیں بلا کم و کاست وہ شرائطِ بیعت جنکی تعمیل کئے بغیر کوئی شخص احمدی نہیں ہو سکتا۔ اب تمام غیر متعصب اور اپنے دل میں خوفِ خدا رکھنے والے اصحاب سے ہم یہ درخواست کرتے ہیں کہ وہ ان شرائط کو پڑھیں اور بار بار پڑھیں۔ ان کا بغور مطالعہ کریں اور پھر خود اندازہ لگائیں کہ آیا ان میں کوئی ایک بات بھی ایسی موجود ہے جو ارکانِ اسلام و ارکانِ ایمان قرآنی ہدایات اور حضرت رسول پاک، خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاداتِ عالیہ کے مطابق نہ ہو؟ نیک دل اور خدا ترس اصحاب پر تو ان شرائطِ بیعت کے مطالعہ سے حقیقتِ حال واضح ہو جائے گی البتہ ان لوگوں کے متعلق جنہیں احمدیت سے بلا وجہ بیر ہے ہم کچھ عرض نہیں کر سکتے۔ یہ محض مراسلہ نگار کی خوش فہمی ہے کہ ایسے لوگ شرائطِ بیعت کا مطالعہ کر کے صحیح پوزیشن سے آگاہ ہو جائیں گے۔ ایسے لوگوں نے تو بہر حال اعتراض ہی کرنا ہے خواہ صورتِ حال کو کتنا بھی واضح کیا جائے یہ لوگ اعتراض ہی کرتے چلے جائیں گے۔

## ختمِ نبوت کا مفہوم

کراچی سے شیعہ بھائیوں کا ایک رسالہ خطیب کے نام سے شائع ہوتا ہے۔ اس میں "قران السعدین" کے زیرِ عنوان ایک لمبی نظم آلِ رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی شان اور مدح میں شائع ہوئی ہے اس کا ایک بند ملاحظہ ہو۔

بی بی یہ ہے طہارت و عصمت کا خاتمہ
شوہر یہ ہے شجاعت و ہمت کا خاتمہ
بابا وہ ہے کہ جس پہ نبوت کا خاتمہ
لو، ناوہ ہے کہ جس پہ امامت کا خاتمہ

ان اشعار میں "طہارت و عصمت" اور "شجاعت و ہمّت" اور "امامت" کے خاتمہ سے جو معنے مُراد لئے گئے ہیں یقیناً وہی معنے نبوت کے خاتمہ پر بھی چسپاں ہوتے ہیں یعنی نبوت کے درجات میں فضیلت و اکملیت۔

---

## درخواستِ دعا

مکرم محمد عمر صاحب بٹ وھن پورہ لاہور ایک مقدمہ کی وجہ سے پریشان ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں اس پریشانی سے نجات دے۔

(حنیف احمد ربوہ)

## داخلہ تعلیم الاسلام کالج ربوہ

تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں بی۔ اے بی۔ ایس سی میں داخلہ ۷ ستمبر بروز منگل شروع ہو کر بغیر لیٹ فیس دس روز تک جاری رہے گا۔ ایف۔ اے۔ ایف۔ ایس سی میں بھی پانچ روز تک بغیر لیٹ فیس داخلہ لیا جائے گا۔ کالج کی تمام کلاسز ۱۲ ستمبر ۶۵ء کو لگیں گی۔

طلباء پروویژنل اور کیریکٹر سرٹیفکیٹ بہمراہی گارڈین انٹرویو کیلئے پیش کریں۔

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

# والد ماجد مکرم مولوی محمد یعقوب صاحب طاہر کا ذکرِ خیر

مکرم داؤد طاہر صاحب بی اے ابن مکرم مولوی محمد یعقوب صاحب طاہر مرحوم

(۶)

## بیٹیوں کو نصائح

ہر باپ اور ہر ماں کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ اس کی اولاد نیک اور صالح ہو اس مقصد کے لئے جہاں وہ اپنی اولاد کی عملی طور پر تربیت کرتے ہیں وہاں زبان سے بھی ہر وقت ان کے فرائض سے انہیں آگاہ کرتے رہتے ہیں اور انہیں ان کی ذمہ داریوں کی یاد دلاتے رہتے ہیں۔

اس جگہ ابا جان مرحوم و مغفور کے وہ الفاظ درج کئے جاتے ہیں جو آپ نے ایک رجسٹر میں اپنی بیٹیوں کو مخاطب کر کے لکھے ہیں۔ چونکہ یہ الفاظ اپنے اندر ایک عمومی رنگ رکھتے ہیں اس لئے انہیں شائع کروا دینا میں نے زیادہ مناسب خیال کیا ہے۔

آپ فرماتے ہیں:۔

"میری جان و دل سے پیاری بچو! اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ ہو اور اس کے فضل کا سایہ ہر وقت تمہارے سروں پر رہے تم اس بات کو اچھی طرح یاد رکھو کہ میں اگر تمہیں کوئی نصیحت کروں تو وہ قرآن سے بڑھ کر نہیں ہو سکتی اور وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے پاک خلفاء کی پُر از حکمت نصائح باتوں سے زیادہ مفید نہیں ہو سکتی۔ تمام نیک باتیں قرآن میں لکھی ہیں۔ تمام اچھی باتیں احادیث میں موجود ہیں اور ہر قسم کے خیر اور بھلائی کی تعلیم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے پاک خلفاء کی کتب۔ ملفوظات اور تقاریر میں پائی جاتی ہیں۔ پس میں سب سے پہلے تمہیں اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ تم بے شک دنیوی علوم پڑھو بے شک خانگی امور کی طرف توجہ دو۔ بے شک اللہ تعالیٰ کے ان فرائض کو ادا کرو جو اس نے دنیا میں تمہارے ذمہ عائد کئے ہیں مگر اے میری عزیز بچیو تم اس بات کو کبھی نہ بھولو کہ الخیر کلہ فی القرآن (تذکرہ ص۵۸۳) تمام بھلائیاں قرآن میں موجود ہیں اور تم اس بات کو کبھی فراموش نہ کرو کہ لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ (الاحزاب ع۳) تمہارے لئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں ہر قسم کا نیک نمونہ موجود ہے۔ اور تم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان زریں فقرات کو بھی اپنے لوحِ قلب سے محو مت ہونے دو کہ

"مبارک وہ جس نے مجھے پہچانا۔ میں خدا کی سب راہوں میں سے آخری راہ ہوں اور میں اس کے سب نوروں میں سے آخری نور ہوں۔ بد قسمت ہے وہ جو مجھے چھوڑتا ہے کیونکہ میرے بغیر سب تاریکی ہے۔" (کشتی نوح)

پھر تم اس امر کو بھی اچھی طرح جان لو کہ سلسلہ خلافت خدا تعالیٰ کی قدرتِ ثانیہ کا ظہور ہے پس قدرتِ اولیٰ کو تو ماننا اور قدرتِ ثانیہ کا انکار کرنا کسی سچے مومن کا کام نہیں ہو سکتا اور اگر ہم ایسا کریں تو ہم پر قرآن کریم کے یہی الفاظ صادق آئیں گے کہ افتؤمنون ببعض الکتاب وتکفرون ببعض (البقرہ ع۱۰) پس تم اپنی زندگی کا لائحہ عمل اس ایک امر کو ٹھہراؤ کہ جو کچھ قرآن میں لکھا ہے وہ تم نے ماننا ہے اور جو کچھ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسوۂ حسنہ سے ثابت ہو اس پر تم نے عمل کرنا ہے اور جو کچھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے پاک خلفاء کی تعلیم میں تمہیں نظر آئے اس کو تم نے حرزِ جان بنا کر اپنی تمام قوت اس پر عمل پیرا ہونے میں صرف کرنی ہے۔ اگر تم ایسا کرو تو میری کسی نصیحت کی تمہیں حاجت نہیں رہے گی اور تم براہِ راست خدا تعالیٰ کے علم سے علم پاؤ گی اور اس کی حکمت سے حکمت حاصل کرو گی۔ یہی وہ نکتہ ہے جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی آخری گھڑیوں میں حسبنا کتاب اللہ کہہ کر حضرت عمرؓ نے بیان فرمایا اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی اس فقرہ کے سننے کے بعد کسی مزید ہدایت کا لکھوانا ضروری نہ سمجھا۔ کیونکہ خدا کے کلام پر اگر عمل ہو گیا تو پھر اور کونسی نصیحت کی بات باقی رہی۔ تمام پاکیزگیوں کا سرچشمہ خدا کی ذات ہے اور وہی نیک و بد راہ بنا سکتا ہے پس اگر تم خدا کی باتوں پر عمل کرو اس کے اسوۂ حسنہ کو مدِ نظر رکھو اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے خلفاء کی اطاعت کو اپنا شعار بنا لو تو تم دنیا و آخرت میں کامیاب ہو جاؤ گی اور کبھی شیطان تم پر غلبہ حاصل نہیں کر سکے گا۔ میں اس عالم فانی میں چند روز کے لئے آیا ہوں اور تم سب بھی اس سرائے فانی میں چند روزہ مہمان ہو۔ خوب یاد رکھو کہ انسان کی تمام تر سعادت اس بات میں ہے کہ اس کا خدا تعالیٰ سے مضبوط تعلق ہو۔ دنیا دار الابتلاء ہے۔ اس میں بعض دفعہ بڑی بڑی مشکلات سامنے آ جاتی ہیں اور اگر اللہ تعالیٰ کا خاص فضل شاملِ حال نہ ہو تو انسان کا دماغ مختل ہونے کے قریب پہنچ جاتا ہے لیکن اگر خدا کے ساتھ انسان کا سچا تعلق ہو تو جس طرح بند قفل کنجی سے کھولا جاتا ہے۔ اسی طرح تمام مشکلات اس کے فضل سے دور ہو جاتی ہیں۔ ہاں اس فضل کو جذب کرنے کا سب سے بڑا ذریعہ دعا ہے اور اس فضل کے نازل ہونے میں سب سے بڑی روک انسان کے گناہ ہوتے ہیں۔ پس ہمیشہ اپنی کمزوریوں پر استغفار کرتی رہو اور دعاؤں سے اس کے فضلوں کی طالب رہو۔ پھر یہ بھی یاد رکھو اکثر گھروں میں عورتیں خانگی کاموں میں ہر وقت مشغول رہنے کی وجہ سے نماز بروقت ادا کرنے میں غفلت سے کام لیتی ہیں مگر تمہیں ایسا نہیں ہونا چاہیئے تمہاری غذا تمہاری نماز ہو۔ تمہارا آرام صرف نماز میں ہو اور تمہارا چین اللہ تعالیٰ کے حضور سربسجود ہونے میں ہی ہو۔ جس طرح ایک زخم پر مرہم کا پھایا رکھنے سے انسان تسکین محسوس کرتا ہے۔ اسی طرح تمہاری حالت ہونی چاہیئے جس طرح ایک بیمار اور زخمی انسان اُفتاں و خیزاں ڈاکٹر کے پاس پہنچ جاتا ہے۔ اسی طرح تم پانچ وقت اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہوا کرو اور اپنی مشکلات اس کے سامنے بیان کرو اور عرض کرو کہ خدایا ہمیں یہ یہ مشکلات درپیش ہیں تو اپنے فضل سے عقدہ کشائی فرما اور ہمیں ان مہمات میں کامیابی بخش۔ اگر تم ایسا کرو گی تو غیب سے تمہاری نصرت کے سامان کئے جائیں گے اور اگر زمین تمہاری مدد نہیں کرے گی تو آسمان تمہاری مدد کے لئے جھکے گا۔ تم اس پاک جماعت میں شامل ہو جو آخرین منہم لما یلحقوا بہم (الجمعہ ع۱) کی مصداق ہے جو صحابہؓ کی مثیل ہے اور جس کی ذمہ داریاں بہت وسیع ہیں پس تم قرونِ اولیٰ کی مسلمان خواتین کی سوانح عمریوں کو پڑھتی رہو اور ان کے تاریخی واقعات اپنے ذہنوں میں تازہ رکھو تاکہ تم میں بھی وہی جرأت وہی بہادری وہی ہمت اور وہی قربانی کی روح پیدا ہو جو ان میں تھی اور تا تمہارا نام بھی عزت کے ساتھ آئندہ آنے والی نسلیں لیتی رہیں اور تمہاری بلندیٔ درجات کے لئے دعائیں مانگتی رہیں۔ میں جو تمہارا باپ ہوں مجھ سے جو کچھ ہو سکتا ہے میں تمہاری نیک تربیت کیلئے کر رہا ہوں مگر میں بہر حال کمزور انسان ہوں اور ہو سکتا ہے کہ میری تربیت اپنے اندر لاکھوں نقائص رکھتی ہو۔ اس لئے میں بھی استغفار کرتا ہوں اور تم بھی استغفار کرتی رہو تا ہمارے نقائص کو اللہ تعالیٰ دور فرمائے۔ اور اگر تمہارے دل پر غلط تربیت کی وجہ سے کوئی بُرے اثرات پیدا ہو چکے ہوں تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کو نیک اثرات سے بدل دے۔ دل اس کے قبضہ میں ہیں۔ ارادے اس کے قبضہ میں ہیں۔ نتیجے اس کے قبضہ میں ہیں حال اور مستقبل سب اس کے قبضہ میں ہیں۔ پس اسی کے آستانہ پر گرو اور ہمیشہ اپنے رب سے فضل اور خیر طلب کرتی رہو۔ دنیا مشکلات کا گھر ہے اسے کبھی جنت مت سمجھو مگر یہ بھی سمجھو کہ مشکلات میں سے کامیاب گذارنے والی بھی صرف خدا کی ذات ہی ہے تم کبھی شرک نہ کرو۔ . . . . . . اور کبھی کسی انسان کو کارساز نہ سمجھو۔ شرک صرف یہی نہیں کہ انسان کسی بت کے آگے اپنے سر کو جھکائے بلکہ یہ بھی شرک ہے کہ انسان کسی دوسرے انسان کے ڈر سے اللہ تعالیٰ کے فرائض کی ادائیگی میں سستی سے کام لے یا اس کی بے جا محبت میں محو ہو کر خدا تعالیٰ کی نافرمانی کا رنگ اختیار کرے یا کسی انسان پر حد سے زیادہ اتکال اور بھروسہ رکھے اور سمجھے کہ اگر کام کر سکتا ہے تو وہی۔ اگر اس نے کام نہ کیا تو بس ناکامی ہی ناکامی ہے یہ سب شرک کی شاخیں ہیں ان سے اپنے ایمان کو بچاؤ اور سچی موحد بن کر مومنات، صالحات اور قانتات بن جاؤ تاکہ خدا کا نور تمہارے ذریعہ ظاہر ہو اور تم نیک اور پاک نسلوں کی مائیں کہلا کر فخر سے اپنی گردنیں اونچی کر سکو۔"

## دفتری فرائض میں انہماک

ابا جان مرحوم و مغفور بڑی محنت اور جانفشانی سے اپنے دفتری فرائض ادا کیا کرتے تھے امی جان نے بہت دفعہ ذکر کیا ہے کہ شروع میں جب آپ الفضل میں کام کیا کرتے تھے اکثر رات کے دو بجے گھر آتے۔ کھانا کھانے کے لئے گھر بہت کم آتے اور اگر آتے بھی تو چند منٹوں کے لئے۔ بس اتنی دیر ٹھہرتے جس میں چند لقمے نگلے جا سکیں۔ ربوہ میں تو میرا ذاتی مشاہدہ ہے کہ ابا جان بہت محنت سے کام لیتے۔ گھنٹی بجتے ہی دفتر روانہ ہو جاتے اور اسی وقت واپسی ہوتی جب سارے لوگ واپس جا چکے ہوتے۔ باوجود کمزوری صحت کے بہت کم چھٹی لیتے چنانچہ آپ کی سروس بک سے پتہ چلتا ہے کہ آپ نے اپنی ۳۳۔۳۴ سالہ ملازمت کے دوران صرف ایک ماہ ستائیس دن چھٹی پر رہے چھٹی والے دن بھی دفتر چلے جاتے اور کام کرتے رہتے۔ آپ کو تو کام سے غرض تھی نہ کہ آرام کرنے سے۔ اور آپ کی یہی عادت آپ کے لئے جان لیوا ہوئی۔

مجھے یاد ہے جس دن آپ کی وفات ہوئی صبح آپ کی طبیعت قدرے بہتر تھی مکرم عبد السلام صاحب کارکن نظارت اصلاح و ارشاد جو ان دنوں تفسیر کبیر کی زیرِ ترتیب جلد کے لئے نوٹس وغیرہ نقل کرنے پر مامور تھے اعیادت کے لئے آئے تو ابا جان ان سے کہا کہ تفسیر کبیر کا مضمون لاؤ میں اسے دیکھ لوں۔ میں نے عرض کیا کہ آپ کی حالت مکمل آرام اور سکون کی متقاضی ہے۔ کجا یہ کہ ایسا دماغی کام کیا جائے لیکن آپ کا اصرار جاری رہا یہاں تک کہ شدید ضعف نے پھر آپ پر قبضہ پا لیا۔ (باقی)

## خاندان کی حفاظت کا بنیادی پتھر — وصیت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہٗ اپنی معرکۃ الآراء تقریر جلسہ سالانہ میں جو "نظام نو" کے نام سے شائع ہو چکی ہے فرماتے ہیں:

"پس اے دوستو! جنہوں نے وصیت کی ہوئی ہے۔ سمجھ لو کہ آپ لوگوں میں سے جس جس نے اپنی اپنی جگہ وصیت کی ہے اس نے نظام نو کی جو اس کی اور اس کے خاندان کی حفاظت کا پتھر ہے بنیاد رکھی ہے اور جس جس نے تحریک جدید میں حصہ لیا ہے اگر وہ اپنی ناداری کی وجہ سے حصہ نہیں لے سکا تو وہ اس کی کامیابی کے لئے مسلسل دعائیں کرتا ہے اس نے وصیت کے نظام نو کو وسیع کرنے کی بنیاد رکھدی ہے۔ پس اے دوستو! دنیا کا نظام دین کو مٹا کر بنایا جا رہا ہے۔ تم تحریک جدید اور وصیت کے ذریعہ سے اس سے بہتر نظام دین کو قائم رکھتے ہوئے تیار کرو۔ مگر جلدی کرو کہ دوڑ میں جو آگے نکل جائے گا۔ وہی جیتتا ہے"۔ (نظام نو صفحہ ۱۱۲)

کیا ہے مبارک۔ اور خوش قسمت وہ جو اپنے پیارے امام اطال اللہ بقاءہٗ کی تحریک میں حصہ لے کر وصیت کرتا ہے اور نظام وصیت کو جو اس کی اور اس کے خاندان کی حفاظت کا بنیادی پتھر ہے وسیع کرنے کی بنیاد رکھتا ہے "مگر جلدی کرو کہ جو دوڑ میں آگے نکل جائے وہی جیتتا ہے"!

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

## برائے ناصرات الاحمدیہ

ناصرات الاحمدیہ کا دوسرا امتحان ۲۶ ستمبر بروز اتوار کو ہوگا۔ چھوٹے گروپ کے لئے "کامیابی کی راہیں" دوسرا حصہ اور بڑے گروپ کے لئے "کامیابی کی راہیں" حصہ تیسرا اور چوتھا حصہ نصاب کے طور پر مقرر ہوا ہے۔ تمام شہروں کی لجنات سے درخواست ہے کہ وہ بچیوں کو ابھی سے امتحان کی تیاری کروائیں اور کتابیں دفتر خدام الاحمدیہ سے منگوائیں۔

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ)

## برائے لجنات

دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی طرف سے مندرجہ ذیل لجنات کو سالانہ رپورٹ برائے فروخت بھجوائی گئی تھی۔ اب مالی سال ختم ہو رہا ہے براہ کرم تمام لجنات کی صدر صاحبان رپورٹ کی قیمت دفتر لجنہ مرکزیہ میں بھجوا دیں۔

مردان، پشاور، راولپنڈی، جہلم، سرگودھا، گجرات، گوجرانوالہ، لائلپور، سیالکوٹ، کراچی، رحیم یار خاں، منٹگمری، ملتان، گھوگھیاٹ ضلع سرگودھا، ننکانہ، لاہور، اوکاڑہ۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ مرکزیہ)

## دورہ انسپکٹر وصایا

مکرم سید مبارک احمد شاہ صاحب انسپکٹر وصایا صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ عنقریب جماعت ہائے احمدیہ کوئٹہ، کراچی شہر و سابقہ سندھ کے معائنہ کے لئے روانہ ہو رہے ہیں۔ عہدیداران جماعت احمدیہ ان سے ہر ممکن تعاون فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

## تلاش گمشدہ

دو تین ہفتہ سے عبدالشکور عمر ۱۲ سال ولد مالی غلام رسول صاحب گھر سے کہیں چلا گیا ہے۔ اس کے ماں باپ سخت پریشان ہیں۔ اگر وہ یا کوئی اور صاحب اعلان پڑھیں تو گھر اسے بھیجدیں۔

(محمد ابراہیم خلیل ربوہ)

## طالبات کی مخلوط بے پردہ تعلیم کی ممانعت

### سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات

مجلس مشاورت اور نگران بورڈ کے فیصلہ جات کی روشنی میں اعلان کیا جاتا ہے کہ طالبات کیلئے مخلوط بے پردہ تعلیم کی کلیۃً ممانعت ہے۔

احمدی طالبات کے والدین سے استدعا ہے کہ وہ اپنی بچیوں کی اعلیٰ تعلیم کا فیصلہ کرتے وقت اسے ملحوظ رکھیں کہ کیا شریعت اسلامیہ کے اہم حکم پردہ کی خلاف ورزی تو نہ ہوگی؟ آجکل نئے داخلے شروع ہونیوالے ہیں کوئی ایسا قدم نہ اٹھائیں جس سے خلاف ورزی لازم آئے۔ امراء جماعت اور پریذیڈنٹ صاحبان اس کی نگرانی فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(ناظر تعلیم)

## درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار کی اہلیہ اور چھوٹی بچی عزیزہ بشریٰ نصرت بیمار ہیں۔ (خاکسار مرزا اعظم بیگ حیدرآباد)

۲۔ عزیزم سید عبیداللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ ملفہ چک جھمرہ کافی عرصہ سے بعارضہ دل بیمار ہیں۔ اور کاروباری حالت بھی خراب ہے۔ (حکیم عبدالرحمٰن شاہ محلہ دارالرحمت ربوہ)

۳۔ خاکسار کی نرینہ اولاد نہیں ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے نرینہ اولاد عطا فرمائے آمین (محمد معروف احمدی حسن باڈہ۔ ضلع اوکاڑہ)

۴۔ میرے لڑکے عزیزم ظفراللہ خان نے امسال ایم۔ ایس۔ سی فائنل فزکس کا امتحان دیا ہے۔ (راجہ زین العابدین۔ مڈھ رانجھا۔ ضلع سرگودھا)

۵۔ میں آجکل بے کاری کی وجہ سے بہت پریشان ہوں۔ (ملک نیاز احمد سابق سٹور انسپکٹر پی آئی اے کراچی)

۶۔ میری چچی صاحبہ عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ (سعید احمد سائیکل ورکس گولبازار ربوہ)

۷۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان سے میں پی سی ایس (ایگزیکٹو برانچ) امتحان تحریری اور انٹرویو دونوں میں کامیاب ہو گیا ہوں۔ جملہ احباب جماعت اور بزرگوں سے عاجزانہ درخواست ہے کہ وہ میری مکمل کامیابی کے لئے دعا فرمادیں۔ (حمید المجاہد ایم۔ اے۔ راولپنڈی)

۸۔ خاکسار کا امتحان ۶ ستمبر ۱۹۶۵ء سے شروع ہو رہا ہے (خاکسار مبشر احمد مبشر معتمد خدام الاحمدیہ ضلع لائلپور)

۹۔ برادرم محمد زبیر صاحب کلاتھ مرچنٹ کرونڈی سندھ بعارضہ پھوڑا قریباً ایک ماہ سے سخت بیمار ہیں۔ (ملک لطیف احمد اکاؤنٹنٹ لنگرخانہ۔ ربوہ)

۱۰۔ میرے ایک عزیز دوست کی اہلیہ سخت بیمار ہیں (مجیب احمد انچارج کارڈ گورنمنٹ مینٹل ہسپتال ملتان)

۱۱۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے دین و دنیا میں کامیاب رکھے۔ (نذیر احمد حنیف ایم۔ بی۔ او۔ ۱۰ پاڈ اوبرہاؤس مہاشولہ)

۱۲۔ میرا بچہ علیم الدین عرصہ ۵/۶ ماہ سے سخت بیمار ہے اسے بے ہوشی کے دورے پڑتے ہیں۔ سخت پریشانی ہے (چراغ دین احمدی چک ۳۰/۱۱-ایل براستہ چیچہ وطنی ضلع منٹگمری)

احباب کرام ان سب کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

**گم شدہ چھتری** مورخہ ۲۶/۸/۶۵ کو خاکسار کی چھتری مسجد مبارک کے قریب تانگے سے گر کر گم ہو گئی ہے۔ جن صاحب کو ملی ہو۔ درج ذیل پتہ پر پہنچا کر ممنون فرمائیں۔

(منور احمد کلرک فضل عمر ہوسٹل۔ ربوہ)

# پروگرام سالانہ اجتماع لجنہ اماءاللہ مرکزیہ

## ۲۲ اکتوبر بروز جمعۃ المبارک

روزانہ صبح نماز مجھ ہال میں ہوگی۔ اس کے بعد قرآن مجید کا درس ہوگا۔ اور اس کے بعد ناشتہ۔

۸-۰۰ تا ۸-۳۰ دعا، تلاوت قرآن کریم۔ نظم۔ عہد نامہ

۸-۳۰ تا ۹-۰۰ صدر لجنہ مرکزیہ کا خطاب

۹-۰۰ تا ۹-۱۰ نظم

۹-۱۰ تا ۱۱-۰۰ تقریری مقابلہ ناصرات الاحمدیہ بڑا گروپ

موضوع: (۱) صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام
(۲) کوئی دیں دین محمد سا نہ پایا ہم نے
(۳) ہے عمل میں کامیابی موت میں ہے زندگی
وقت ۳ سے ۵ منٹ

۱۱-۰۰ تا ۱۱-۳۰ مقابلہ تلاوت قرآن کریم ناصرات الاحمدیہ چھوٹا گروپ

وقفہ برائے کھانا و نماز جمعہ

۳-۰۰ تا ۳-۳۰ تلاوت قرآن کریم۔ نظم۔ عہد نامہ۔

۳-۳۰ تا ۴-۱۵ صدر لجنہ مرکزیہ کا خطاب

۴-۱۵ تا ۴-۴۵ بیرونی لجنات کے پیغامات

۴-۴۵ تا ۵-۰۰ درس حدیث

۵-۰۰ تا ۶-۰۰ تقریری مقابلہ معیار اوّل موضوع:-
(۱) اسلام ہی امن عالم کا کفیل ہو سکتا ہے
(۲) قرآن اور ہماری زندگی
وقت: ۵ سے ۷ منٹ

۶-۰۰ تا ۶-۱۵ نظم

۶-۱۵ تا ۶-۳۰ مختصر رپورٹ لجنہ اماءاللہ مرکزیہ۔
(شعبہ جات کی ہر سیکرٹری رپورٹ پیش کریں گی)

پرچہ مقابلہ حفظ قرآن۔ حدیث۔ اشعار قصیدہ۔ نظم درثمین
الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
۸ بجے رات مجلس شوریٰ منعقد ہوگی۔

## ۲۳ اکتوبر بروز ہفتہ

۸-۰۰ تا ۸-۳۰ تلاوت قرآن کریم۔ نظم۔ عہد نامہ

۸-۳۰ تا ۹-۰۰ درس قرآن۔

۹-۰۰ تا ۹-۳۰ تقریر ذکر حبیب حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ

۹-۳۰ تا ۱۰-۳۰ تقریری مقابلہ معیار دوم موضوع:-
(۱) پردہ عورت کے لئے بمنزلہ ڈھال ہے
(۲) موجودہ نسل کی مذہب سے بیگانگی ہی بداخلاقی کا سبب ہے
وقت: ۵ سے ۷ منٹ

۱۰-۳۰ تا ۱۰-۴۰ نظم

۱۰-۴۰ تا ۱۱-۱۰ مقابلہ حفظ قرآن ناصرات الاحمدیہ بڑا گروپ

۱۱-۱۰ تا ۱۱-۳۰ عام دینی معلومات کا پرچہ جو ہر ممبر کے لئے لازمی ہوگا

۱۱-۳۰ تا ۱۲-۳۰ تقریری مقابلہ ناصرات الاحمدیہ (چھوٹا گروپ)
موضوع:- احمدی بچیوں کے فرائض
(۲) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ
وقت ۳ منٹ

(دوسرا اجلاس)

۳-۰۰ تا ۳-۲۰ تلاوت قرآن کریم و نظم

۳-۲۰ تا ۳-۳۵ تقریر

۳-۳۵ تا ۴-۳۰ تقریری مقابلہ معیار سوم

موضوع:- (۱) دعا کی اہمیت
(۲) تحریک جدید اور سادہ زندگی
(۳) احمدیت کے انقلاب میں احمدی عورت کا حصہ
وقت: ۵ سے ۷ منٹ

۴-۳۰ تا ۴-۳۵ نظم

۴-۳۵ تا ۵-۳۵ انگریزی تقریری مقابلہ ۵ سے ۷ منٹ

MOHAMMAD (PEACE AND BLESSINGS OF GOD BE UPON HIM) AS AN IDEAL MAN.

۵-۳۵ تا ۶-۰۰ نمائندگان کا خطاب

وقفہ برائے نماز مغرب و عشاء و کھانا

۸-۰۰ تا ... مشاعرہ

## ۲۴ اکتوبر بروز اتوار

ناصرات الاحمدیہ کا کھیلوں کا مقابلہ

۷-۰۰ تا ۸-۳۰ (۱) تین ٹانگوں کی دوڑ بڑا گروپ
(۲) الٹی دوڑ چھوٹا گروپ
(۳) پیغام رسانی بڑا گروپ
(۴) مینڈک دوڑ چھوٹا گروپ
(۵) رکاوٹوں کی دوڑ بڑا گروپ
(۶) پیغام رسانی چھوٹا گروپ
(۷) مشاہدہ معائنہ بڑا گروپ

۸-۳۰ تا ۹-۰۰ تلاوت قرآن کریم و نظم

۹-۰۰ تا ۹-۳۰ درس

۹-۳۰ تا ۹-۳۵ نظم

۹-۳۵ تا ۱۰-۳۰ پرانی کارکنات لجنہ سے تعارف

۱۰-۳۰ تا ۱۱-۲۵ بیرونی مشنوں کے حالات و واقعات

۱۱-۲۵ تا ۱۲-۰۰ صحابیات کے حالات زندگی

دوسرا اجلاس

۳-۰۰ تا ۳-۲۰ تلاوت قرآن کریم و نظم

۳-۲۰ سے تقسیم انعامات

صدر لجنہ مرکزیہ کا خطاب

(لجنہ اماءاللہ مرکزیہ)

# عظیمن بیگم صاحبہ مرحومہ کی تدفین

## انا للہ وانا الیہ راجعون

مکرمہ عظیمن بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم نور احمد صاحب سنوری مورخہ یکم ستمبر ۱۹۶۵ء کو راولپنڈی میں وفات پا گئی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ ان کا جنازہ راولپنڈی سے ربوہ لایا گیا۔ مورخہ ۲ ستمبر کو نو بجے صبح محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے دفاتر صدر انجمن احمدیہ کے لحاظ میں نماز جنازہ پڑھائی جس میں احباب کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ بعد ازاں جنازہ بہشتی مقبرہ لے جا کر مرحومہ کی نعش کو وہاں سپرد خاک کیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر مکرم سید محمود احمد صاحب ناصر نے دعا کرائی۔

مرحومہ حضرت مولوی عبداللہ صاحب سنوری رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے چچا زاد بھائی حضرت منشی عبدالعزیز صاحب سنوری رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی صاحبزادی تھیں بہت مخلص۔ مہمان نواز اور مالی قربانیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی خاتون تھیں۔ مرحومہ نے دو بیٹیاں اور ایک فرزند اپنی یادگار چھوڑا ہے۔

احباب مرحومہ کے درجات کی بلندی اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کی دعا فرمائیں۔

ہمدرد نسواں (ٹھاکر گولیاں) دواخانہ خدمت خلق (رجسٹرڈ) ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس انیس روپے 19

# عادت اللہ تعالیٰ کی عظیم الشان نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے

## عادتوں کے ذریعہ نیکی کا سفر بہت آسان ہو جاتا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز انسانی ترقی کی دوڑ میں "عادت" کی اہمیت واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"ہر چیز کسی فائدہ کے لئے پیدا کی گئی ہے انہی میں سے عادت بھی ایک ایسی چیز ہے جس کا انسانی ترقی کے ساتھ نہایت گہرا تعلق ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ عادت بری چیز ہے۔ اچھی عادت بھی بری ہے اور بری عادت بھی بری ہے۔ وہ کہتے ہیں جب کسی نیک کام کی بھی عادت ہو جائے تو انسان کو کیا ثواب مل سکتا ہے مگر یہ درست نہیں۔ دنیا میں عادت اللہ تعالیٰ کی عظیم الشان نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے۔ عادتوں کے ذریعہ نیکی کا سفر بہت آسان ہو جاتا ہے اگر عادت نہ ہوتی تو یہ سفر اتنا آسان نہ ہوتا۔ عادت ہی ایک ایسی چیز ہے جو ہر اگلے عمل کو انسان کے لئے آسان کر دیتی ہے۔ عربی میں مثل ہے کہ اَلْعَوْدُ اَحْمَدُ یعنی جب تم کوئی کام کرو تو پھر اسے دہراؤ اور یاد رکھو کہ جتنی دفعہ تم کوئی کام دہراؤ گے اتنا ہی وہ اچھا ہو جائے گا۔ ہم سوئی دھاگہ لے کر بیٹھ جائیں اور کپڑا سینے لگیں تو شاید ایک معمولی کپڑا سینے میں ہی ہمیں پانچ دن لگ جائیں اور پھر اس کی سلائی یوں معلوم ہوگی جیسے کوئی چیونٹا چل رہا ہے لیکن درزی اسی کپڑے کو شام تک سی دے گا اب ایک درزی کو ہم پر کیا فوقیت ہے۔ یہی فوقیت کہ اس نے کپڑے سینے کی عادت ڈالی ہوئی ہے یہی حال اور کاموں کا ہے مثلاً سائیکل کی سواری ہے لوگ تو کہتے ہیں کہ سائیکل چلانا نہیں بھولتا۔ مگر میں تو بھول گیا۔ کئی سالوں کے بعد میں ایک دن گھر میں سائیکل چلانے لگا تو گر پڑا۔ ہاں تیرنا نہیں بھولا۔ ۲۵ سال کے بعد بھی میں تیرا تو تین میل تک مسلسل تیرتا چلا گیا۔ بہر حال سائیکل کی سواری لے لو۔ اس میں بھی مشّاق نکل جاتے ہیں اور دوسرے لوگ رہ جاتے ہیں کیونکہ انہیں تیرنے یا سائیکل چلانے کی عادت ہوتی ہے دنیا میں لوگ سفر کرتے وقت پوچھا کرتے ہیں کہ کوئی اچھا موٹر چلانے والا ہے۔ کبھی پوچھتے ہیں یہاں کوئی اچھا طبیب ہے؟ اچھا موٹر چلانے والا کون ہوتا ہے وہی جسے موٹر چلانے کی عادت ہوتی ہے۔ اچھا طبیب کون ہوتا ہے۔ وہی جسے علاج کرنے کی دیرینہ عادت ہوتی ہے۔ اچھا سرجن کون ہوتا ہے وہی جسے اپریشن کرنے کی دیرینہ عادت ہوتی ہے اچھے استاد کے کیا معنے ہوتے ہیں یہی کہ جس نے سالہا سال تک پڑھایا ہو اچھے باورچی کے کیا معنے ہیں یہی کہ جس نے سالہا سال کھانا پکایا ہو بے شک ان کاموں میں عقل بھی دخل رکھتی ہے مگر عادت کا بھی بہت بڑا حصہ ہے۔ غرض جو کام بھی دنیا میں نظر آتے ہیں۔ جس قدر پیشے اور فنون نظر آتے ہیں ان میں مہارت محض عادت سے پیدا ہوتی ہے۔ عادت کو نکال دو تو کوئی مہارت پیدا نہیں ہو سکتی۔ یہ کہنا کہ عادت بری چیز ہے حماقت ہے۔ عادت اللہ تعالیٰ کی عظیم الشان نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے"

(تفسیر کبیر سورۃ الماعون ص ۳۱۲، ص ۳۱۳)

## تعلیم الاسلام ہائی سکول اور نصرت گرلز ہائی سکول ۹ ستمبر ۶۵ء بروز جمعرات کھلیں گے

ہر دو سکولوں کے طلبہ اور طالبات اور ان کے سرپرست نوٹ فرمالیں کہ تعلیم الاسلام ہائی سکول اور نصرت گرلز ہائی سکول مورخہ ۹/۹/۶۵ بروز جمعرات صبح سات بجے کھلیں گے۔ طلبہ اور اساتذہ وقت پر حاضر ہو جاویں۔ ۲ ستمبر ۶۵ء کے الفضل میں جو اعلان شائع ہوا ہے اسے غلط قرار دیا جائے اور طلبہ و طالبات وقت مقررہ پر ۹/۹/۶۵ کو حاضر ہوں

(ناظر تعلیم ربوہ)

## کشمیر آپ کی دعاؤں کا متقاضی ہے

(محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب)

اس وقت تک جو اطلاعیں جنگ بندی کے دوسری طرف سے مقبوضہ کشمیر کے متعلق موصول ہو رہی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے مظلوم بھائیوں پر انسانیت سوز مظالم ڈھائے جا رہے ہیں اور مجاہدین آزادی کی کامیابیوں کا انتقام نہتے اور کمزور معصوم مسلمانوں سے لیا جا رہا ہے۔ مزید برآں کشمیر کی جنگ آزادی کے نتیجہ میں آزاد کشمیر پر ہندوستان کی دست درازی بھی نہایت تشویشناک ہے۔ پس میں احباب جماعت سے دردمندانہ اپیل کرتا ہوں کہ ان ایام میں خاص طور پر کشمیر کی آزادی۔ کشمیری عوام کی فلاح و بہبود اور مشکلات سے نجات اور پاکستان کی سالمیت و روز افزوں ترقی کے لئے نہایت الحاح اور تضرع سے دعائیں کریں۔ اللہ تعالیٰ ہر جگہ اہل اسلام کی تمام پریشانیوں اور مشکلات کو دور فرمائے اور بالخصوص پاکستان کا حافظ و ناصر اور مددگار ہو۔ آمین۔

خاکسار **مرزا طاہر احمد**

## آزاد فوج نے جوڑیاں پر قبضہ کر لیا

### ہندوستانی فوج کے پورے بریگیڈ کا صفایا اکھنور کی طرف پیش قدمی جاری ہے

راولپنڈی ۵ ستمبر۔ آزاد کشمیر کی فوجوں نے پاکستانی فوج کی مدد سے مقبوضہ کشمیر میں بھارتی بریگیڈ ہیڈ کوارٹر جوڑیاں پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور اب ہماری فوجیں جوڑیاں سے کافی آگے بڑھ گئی ہیں۔ تازہ ترین اطلاعات میں بتایا گیا ہے کہ آزاد فوجوں کی پیش قدمی جاری ہے۔ جوڑیاں کے علاقہ میں مقابلہ کرنے والی ہندوستانی فوج کو سخت جانی نقصان پہنچا بہت سے ہندوستانی سپاہی گرفتار کر لئے گئے۔ باقی بے ترتیبی سے پسپا ہو گئے۔

بھاگنے والی ہندوستانی فوج کا اسلحہ پورے علاقہ میں بکھرا پڑا تھا۔ ہندوستانی فضائی فوج کے طیاروں نے جوڑیاں کے علاقہ میں پاکستانی فوجوں پر دو مرتبہ حملے کرنے کی کوشش کی لیکن پاکستانی فضائیہ کے ہوائی جہاز انہیں روکنے کے لئے بڑھے تو ہندوستانی طیارے انہیں دیکھتے ہی بھاگ گئے۔ آزاد کشمیر اور پاکستانی فوجوں نے دریائے توی کو عبور کرنے کے بعد چوبیس گھنٹے کے اندر اندر جوڑیاں پر قبضہ کر لیا۔ ہندوستان کے فوجی کمانڈروں نے آزاد اور پاکستانی فوج کا حملہ روکنے کے لئے ٹینک اور بکتر بند گاڑیاں استعمال کیں لیکن اس کے باوجود بھارتی دستے ہمارے جوانوں کے مقابلہ پر نہ ٹھہر سکے۔ اس سے ہندوستانی کمانڈروں کے اوسان خطا ہو گئے اور وہ میدانی فوج کو میدان میں لے آئے لیکن ہمارے طیاروں کو دیکھتے ہی بھارتی ہوائی جہاز بھاگ گئے اور ہماری فوجیں مارتی دھاڑتی آگے بڑھ گئیں جوڑیاں کے علاقہ میں بچے کھچے ہندوستانی فوجیوں کا صفایا کیا جا رہا ہے اس علاقہ پر ہمارے طیارے گشت کر رہے ہیں۔ ہندوستانی جنگی قیدیوں اور ان کے سامان کے بارے میں ضروری تفصیلات موصول ہو رہی ہیں۔

آل انڈیا ریڈیو نے کہا ہے کہ جوڑیاں کے قریب لڑائی ہو رہی ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حکومت ہندوستان اپنے عوام کو کشمیر کے علاقہ میں ہندوستانی فوج کی بڑی بڑی شکستوں کی خبریں دینے کے لئے ذہنی طور پر تیار کر رہی ہے۔

راولپنڈی سے ایک نمائندہ نے اطلاع دی ہے کہ اگرچہ سرکاری ترجمان نے موجودہ جنگ کا مقام بتانے سے انکار کر دیا ہے لیکن باور کیا جاتا ہے کہ آزاد فوجوں نے اب اکھنور کے مورچوں پر حملہ کر دیا ہے اور لڑائی اسی شہر کے گرد و نواح میں ہو رہی ہے اکھنور پختہ سڑک کے راستے جوڑیاں سے پانچ میل اور کچی سڑک کے راستے ڈھائی میل دور ہے۔ امید ہے کہ آزاد فوج جلد اکھنور میں داخل ہو جائے گی۔ یہ خبر لکھتے وقت اکھنور سے دو میل کے فاصلے پر گھمسان کی جنگ ہو رہی ہے اور آزاد فوج بھارتی سپاہیوں کو دھکیلتی ہوئی آگے بڑھ رہی ہے۔

جوڑیاں پر قبضہ سے پہلے رات بھر گھمسان کی جنگ ہوتی رہی۔ آخر آزاد فوج کامران ہوئی اور بھارتی فوج کے اس گڑھ پر قابض ہو گئی۔ جوڑیاں کے معرکے میں بھارتی فوج کے پورے بریگیڈ کا صفایا کر دیا گیا۔ اندازہ یہ ہے کہ آزاد اور بھارتی فوج کے درمیان فیصلہ کن معرکہ اکھنور میں ہوگا جس پر قبضہ کے بعد جنگ کا نقشہ بدل جائیگا۔